نمازوں کے بعد دعا کرنے سے متعلق ایک معتدل تحریر

نمازوں کے بعد دُعا کے احکام وآداب

مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

پیش لفظ

''نمازوں کے بعد دُعا کے احکام وآداب''رسالے کے مقاصد یہ ہیں:

- نمازوں کے بعد دعا سے متعلق حضرات فقہائے کرام اور حضرات اکابر کا موقف واضح ہو جائے۔
- نمازوں کے بعد دعا سے متعلق افراط و تفریط سے پاک ایک معتدل مسئلہ سامنے آجائے۔
- نمازوں کے بعد دعا شرعی حدود کے دائرے میں آجائے اور مروّجہ منکرات سے حفاظت ہو سکے۔
- اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اللہ تعالٰی کی رضا نصیب ہو جائے۔

اہلِ علم سے درخواست ہے کہ اس تحریر میں کسی قسم کی کوئی غلطی نظر آئے تو ضرور مطلع فرمائیں، بندہ ممنون رہے گا۔ جزاکم اللہ خیراً

اللہ تعالٰی اس محنت کو قبول فرما کر بندہ کے لیے، بندہ کے والدین، اہل وعیال، خاندان، اساتذہ کرام، حضرات اکابر، احباب اور پوری امتِ مسلمہ کے لیے صدقہ جاریہ اور ذخیرۂ آخرت بنائے۔

بندہ فقیر الی اللہ
مبین الرحمٰن
فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی
محلّہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی
03362579499

نماز کے بعد دُعا سے متعلق غیر معتدل صورتحال:

نماز کے بعد دعا مانگنے کی شرعی حیثیت سے واقفیت حاصل کرنا نہایت ہی اہم ہے کیوں کہ آجکل اس حوالے سے نہایت ہی افراط و تفریط پائی جاتی ہے:

- بعض لوگ سِرے سے فرض نماز کے بعد دعا کے قائل ہی نہیں۔
- بعض حضرات فرض نماز کے بعد دعا کرنے کو ضروری سمجھتے ہیں۔
- بعض حضرات فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کو ضروری سمجھتے ہیں۔
- بعض حضرات امام کے ساتھ دعا کرنے کو اہم اور لازم سمجھتے ہیں۔
- بعض حضرات سنتوں کے بعد بھی اجتماعی دعا کو لازم سمجھتے ہیں۔

الغرض نمازوں کے بعد انفرادی اور اجتماعی دعا سے متعلق متعدد غیر شرعی نظریات اور طریقہ کار رائج ہیں جو کہ واضح طور پر راہِ اعتدال سے ہٹ کر ہیں، اس لیے ضرورت اس بات کی ہے کہ نمازوں کے بعد انفرادی یا اجتماعی دعا مانگنے سے متعلق شرعی حکم اور اس کی شرعی حدود سے واقفیت حاصل کی جائے۔

اس تمہید کے بعد نمازوں کے بعد انفرادی یا اجتماعی دعا سے متعلق شرعی حکم اور اس کی حدود بیان کی جاتی ہیں:

فرض نماز کے بعد دعا زیادہ قبول ہوتی ہے!

متعدد احادیث سے ثابت ہے کہ فرض نماز کے بعد دعا زیادہ قبول ہوتی ہے۔

(رسالہ استحباب الدعوات عقیب الصلوات، اعلاء السنن، کفایت المفتی، احسن الفتاویٰ، آپ کے مسائل اور ان کا حل)

سنن الترمذی میں ہے:

٣٤٩٩- حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الثَّقَفِيُّ المَرْوَزِيُّ قَالَ: حَدَّثَنَا حَفْصُ بْنُ غِيَاثٍ عَن ابْنِ جُرَيْجٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ سَابِطٍ، عَنْ أَبِي أُمَامَةَ، قَالَ: قِيلَ يَا رَسُولَ اللهِ: أَيُّ الدُّعَاءِ أَسْمَعُ؟ قَالَ: «جَوْفَ اللَّيْلِ الآخِرِ، وَدُبُرَ الصَّلَوَاتِ المَكْتُوبَاتِ».

فرض نماز کے بعد دعا مانگنے کا ثبوت:

بہت سی احادیث میں حضور اکرم ﷺ سے فرض نماز کے بعد دعائیں مانگنا ثابت ہیں۔

(رسالہ استحباب الدعوات عقیب الصلوات، اعلاء السنن، کفایت المفتی، احسن الفتاوی، آپ کے مسائل اور ان کا حل)

دُعا میں ہاتھ اُٹھانا دُعا کے آداب میں سے ہے:

بہت سی احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ عام دعا کے لیے ہاتھ اٹھانا دعا کے آداب میں سے ہے، البتہ ہاتھ اٹھائے بغیر دعا مانگنا ثابت بھی ہے اور درست بھی ہے، اس لیے دعا کے لیے ہاتھ اٹھانے کو لازم سمجھنا درست نہیں۔ یہی حکم نماز کے بعد دعا میں ہاتھ اٹھانے کا بھی ہے کہ ہاتھ اٹھا کر دعا مانگنا جائز ہے البتہ اس کو ضروری سمجھنا درست نہیں، البتہ یہ واضح رہے کہ متعدد اہلِ علم کے نزدیک فرض نماز کے بعد دعا میں ہاتھ اٹھانا حضور اقدس ﷺ سے ثابت نہیں۔

(اعلاء السنن، مراقی الفلاح، البحر الرائق، ہندیہ، احسن الفتاوی، رسالہ استحباب الدعوات عقیب الصلوات)

مذکورہ بالا تفصیل سے ثابت ہونے والے امور:

مذکورہ بالا تفصیل سے معلوم ہوتا ہے کہ فرض نماز کے بعد دُعا مانگنا مستحب ہے، امام کے لیے بھی، مقتدی کے لیے بھی اور منفرد یعنی تنہا نماز پڑھنے والے کے لیے بھی، اس لیے احادیث میں دی گئی ترغیب کے پیشِ نظر مؤمن کو چاہیے کہ وہ فرض نماز کے بعد دعا مانگنے کا حریص بھی ہو اور یہ اس کے معمولات میں بھی شامل ہو، البتہ یہ یاد رہے کہ اس دعا کو شرعی حدود میں رکھنا چاہیے، شرعی حدود سے تجاوز کرتے ہوئے اس کو لازم قرار دینا ہرگز درست نہیں، اس لیے جو شخص کسی وجہ سے دعا مانگے بغیر اٹھ کر جا رہا ہو اس کو ملامت کا نشانہ بنانا ہرگز درست نہیں۔

(رسالہ استحباب الدعوات عقیب الصلوات، امداد الفتاویٰ، اعلاء السنن، احسن الفتاویٰ، فیض الباری، فتاویٰ محمودیہ، فقہی رسائل، آپ کے مسائل اور ان کا حل)

کیا سلام پھیرنے کے بعد بھی مقتدی امام کا پابند ہوتا ہے؟

باجماعت نماز ادا کرتے وقت امام اور مقتدیوں کا باہمی ایک تعلق ہوتا ہے، اسی سے جماعت وجود میں آتی ہے لیکن فرض نماز کا سلام پھیرتے ہی امام اور مقتدی حضرات کا یہ تعلق ختم ہو جاتا ہے اور مقتدی کسی بھی معاملے میں امام کا پابند نہیں رہتا۔ اس لیے جو حضرات سلام کے بعد بھی مقتدیوں کو امام کے ساتھ دعا کرنے کا پابند بناتے ہیں یا دعا کو جماعت کی نماز کا حصہ قرار دیتے ہیں وہ شرعی اعتبار سے کھلی غلطی کا شکار ہیں۔

(مصنف عبدالرزاق حدیث: ۳۲۲۲، سنن البیہقی حدیث: ۲۹۶۴ مع اعلاء السنن، آپ کے مسائل اور ان کا حل، نماز کے بعد ذکر اور دعا کے فضائل واحکام)

کیا مقتدی دعا شروع اور ختم کرنے میں امام کی دعا کے پابند ہیں؟

بعض حضرات کو دیکھا جاتا ہے کہ وہ امام کے ساتھ ہی دعا شروع کرنے اور امام ہی کے ساتھ ختم دعا کرنے کو بڑی اہمیت دیتے ہیں حتی کہ ایسا نہ کرنے والوں کو ملامت کرتے ہیں، اسی طرح بعض حضرات امام کے ساتھ مل کر دعا کرنے ہی کو اصل دعا سمجھتے ہیں، اس کے مقابلے میں انفرادی دعا کو اتنی اہمیت دینے کو تیار نہیں ہوتے بلکہ بعض تو اس کو دعا ہی نہیں سمجھتے، یہ بھی واضح غلطی اور غیر شرعی بات ہے، اس میں ایک خرابی یہ بھی ہے کہ دعا کے لیے اجتماعیّت ضروری تصور کی جاتی ہے اور اس کو انتہائی اہمیت دی جاتی ہے، گویا کہ دعا کرنے میں امام کو اللہ تعالیٰ اور بندوں کے مابین ایک ضروری واسطہ تصور کیا جاتا ہے، حالاں کہ دُعا میں ان چیزوں کی کوئی ضرورت نہیں، اس لیے ان باتوں کو ضروری سمجھنا یا حد سے زیادہ اہمیت دینا شریعت کے خلاف ہے۔

(احکامِ دعا، نماز کے بعد ذکر اور دعا کے فضائل واحکام از مفتی محمد رضوان صاحب)

فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کی شرعی حیثیت اور حدود:

ماقبل میں بیان ہوا کہ فرض نماز کے بعد دعا مانگنا مستحب ہے، امام کے لیے بھی اور مقتدی کے لیے بھی، اس لیے فرض نماز کے بعد جب امام اور مقتدی حضرات میں سے ہر ایک اپنے لیے انفرادی دعا کرے گا تو ظاہر

ہے کہ دیکھنے میں ایک اجتماعی صورت بن ہی جاتی ہے کیوں کہ ہر ایک کے دعا مانگنے کا وقت تقریباً ایک ہی ہوتا ہے،اور بنیادی طور پر دعا کے لیے یہ اجتماع ضمنی ہوا کرتا ہے نہ کہ حقیقی، کیوں کہ اصل اجتماع تو نماز کے لیے تھا، نماز سے فراغت کے بعد دعا کے لیے بھی بظاہر اجتماعی صورت بن جاتی ہے،اس اجتماع میں اگر امام کبھی کبھار مناسب آواز سے دعا کرا بھی لے تاکہ مقتدی دعا سیکھ لیں اور ان کے لیے ترغیب کا سامان ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، کیوں کہ یہ اجتماع اپنی ذات میں مقصود نہیں اور نہ ہی یہ اجتماع دعا کے لیے ہوتا ہے،اس لیے اس ضمنی اجتماع کو بالکلیہ بدعت قرار دینا درست نہیں،البتہ فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کو لازم قرار دینا،اجتماعی دعا کو مقصود سمجھنا،اسی طرح جو لوگ دعا کیے بغیر کسی وجہ سے اٹھ کر چلے جاتے ہوں ان کو ملامت کرنا،ان کو برا سمجھنا بھی ہرگز درست نہیں بلکہ یہ بدعت اور ناجائز ہے،آجکل اس بارے میں بڑی کوتاہی ہو رہی ہے۔

(امداد المفتین،آپ کے مسائل اور ان کا حل،ملفوظات فقیہ الامت، فقہی رسائل)

آہستہ آواز میں دعا کرنے کی فضیلت اور بلند آواز سے دعا کرنے کی حدود:

دعا میں افضل یہ ہے کہ آہستہ آواز سے ہو،اس لیے فرض نماز کے بعد بھی عام حالات میں آہستہ ہی دعا کرنی چاہیے البتہ اگر کبھی بلند آواز سے دعا کر لی تو یہ بھی جائز ہے تاکہ مقتدی دعا سیکھ لیں اور ان کے لیے ترغیب کا سامان ہو، لیکن یہ جواز اس شرط کے ساتھ ہے کہ اسی کو افضل قرار نہ دیا جائے اور نہ ہی اس کی وجہ سے کسی کی نماز اور عبادت میں خلل آئے۔آجکل بعض مساجد میں ہر نماز کے بعد بلند آواز سے دعا مانگنے کا رواج عام ہو چکا ہے اور اس کو بڑی اہمیت دی جاتی ہے بلکہ اس کو بعض جگہ لازم بھی سمجھا جانے لگا ہے حتی کہ جو دعا بلند آواز سے نہ کی جائے اس کو دعا شمار ہی نہیں کرتے ؛ یہ تمام باتیں شریعت کے خلاف ہیں، حتی کہ اتنی بلند آواز سے دعا مانگنا کہ سلام کے بعد بقیہ نماز پوری کرنے والوں کی نماز میں خلل آئے یہ بھی جائز نہیں۔

(معارف القرآن،احکامِ دعا، نماز کے بعد ذکر اور دعا کے فضائل واحکام)

فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا یا رسمی کارروائی؟؟

یہ واضح رہے کہ فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا کو محض رسم نہ بنایا جائے، آجکل متعدد مساجد میں کی جانے والی اجتماعی دعا پر اگر غور کیا جائے تو رسمی کارروائی کے سوا کچھ نظر نہیں آتا کہ ہر فرض نماز کے بعد دعا کے نام پر چند مخصوص الفاظ دہرائے جاتے ہیں، اور مقتدی آمین آمین کہتے جاتے ہیں اور رسم پوری کر کے سب اٹھ جاتے ہیں، اگر انصاف کی نگاہوں سے دیکھا جائے تو اس کو دعا کہنا بھی مشکل نظر آتا ہے، دعا تو محض رٹنے یا پڑھنے کی چیز نہیں بلکہ مانگنے کی چیز ہے، بہر حال اس طرزِ عمل کی اصلاح واجب ہے۔

(معارف القرآن، نماز کے بعد ذکر اور دعا کے فضائل واحکام)

فرض نماز کے بعد اجتماعی دُعا سے متعلق ائمہ کرام سے گزارش:

فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا سے متعلق ہماری مساجد میں جو صورتحال رائج ہے وہ سنجیدگی سے نظرثانی اور اصلاح کی محتاج ہے، اس میں جو بے اعتدالی دیکھنے میں آتی ہے وہ محتاجِ بیان نہیں۔ اگر ہم فرض نماز کے بعد اجتماعی دعا سے متعلق فقہائے کرام اور حضرات اکابر دیوبند کا موقف مطالعہ کر لیں تو ہمیں اندازہ ہوگا کہ اس معاملے میں کس قدر افراط و تفریط پائی جاتی ہے! ہم دعا جیسی عظیم عبادت میں بھی کتنے ہی منکرات اور غیر شرعی امور کا ارتکاب کر رہے ہوتے ہیں!

یہ دیکھیے جلیل القدر فقیہ مفتی اعظم پاکستان مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ فرض نماز کے بعد دعا کی کوتاہیوں پر نہایت ہی دردِ دل سے تنبیہ فرمارہے ہیں، آیت مع تفسیر ملاحظہ فرمائیں:

سورۃ الاعراف آیت: 55:

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً ۭ اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ۔

ترجمہ: تم اپنے پروردگار کو عاجزی کے ساتھ چپکے چپکے پکارا کرو، یقیناوہ حد سے گزرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

اس آیت کی تفسیر کے ضمن میں فرماتے ہیں:

''ان دونوں لفظوں میں دعا وذکر کے لیے دو اہم آداب کا بیان ہے: اول یہ کہ قبولیتِ دعا کے لیے یہ ضروری ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے عجز وانکسار اور تذلّل کا اظہار کرکے دعا کرے، اس کے الفاظ بھی عجز وانکسار کے مناسب ہوں، لب ولہجہ بھی تواضع وانکسار کا ہو، ہیئت دعا مانگنے کی بھی ایسی ہی ہو، اس سے معلوم ہوا کہ آج کل عوام جس انداز سے دعا مانگتی ہیں اول تو اس کو دعا مانگنا ہی نہیں کہا جاسکتا، بلکہ پڑھنا کہنا چاہیے، کیوں کہ اکثر یہ بھی معلوم نہیں ہوتا کہ ہم جو کلمات زبان سے بول رہے ہیں ان کا مطلب کیا ہے، جیسا کہ آج کل عام مساجد میں اماموں کا معمول ہوگیا ہے کہ کچھ عربی زبان کے کلماتِ دعائیہ انھیں یاد ہوتے ہیں، ختمِ نماز پر انھیں پڑھ دیتے ہیں، اکثر تو خود ان اماموں کو بھی ان کلمات کا مطلب ومفہوم معلوم نہیں ہوتا، اور اگر ان کو معلوم ہو تو کم از کم جاہل مقتدی تو اس سے بالکل بے خبر ہوتے ہیں، وہ بے سمجھے بوجھے امام کے پڑھے ہوئے کلمات کے پیچھے آمین آمین کہتے ہیں، اس سارے تماشا کا حاصل چند کلمات کا پڑھنا ہوتا ہے، دعا مانگنے کی جو حقیقت ہے یہاں پائی ہی نہیں جاتی، یہ دوسری بات ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل ورحمت سے ان بے جان کلمات ہی کو قبول فرما کر قبولیتِ دعا کے آثار فرمادیں، مگر اپنی طرف سے یہ سمجھ لینا ضروری ہے کہ دعا پڑھی نہیں جاتی بلکہ مانگی جاتی ہے، اس کے لیے ضروری ہے کہ مانگنے کے ڈھنگ سے مانگا جائے۔

دوسری بات یہ ہے کہ اگر کسی شخص کو اپنے کلمات کے معنی بھی معلوم ہوں اور سمجھ کر ہی کہہ رہا ہو تو اگر اس کے ساتھ عنوان اور لب ولہجہ اور ہیئتِ ظاہری تواضع وانکسار کی نہ ہو تو یہ دعا نرا ایک مطالبہ رہ جاتا ہے، جس کا کسی بندے کو کوئی حق نہیں۔''

[آگے فرماتے ہیں:] ''ہمارے زمانہ کے ائمہ مساجد کو اللہ تعالیٰ ہدایت فرمادیں کہ قرآن وسنت کی اس تلقین اور بزرگانِ سلف کی ہدایت کو یکسر چھوڑ بیٹھے، ہر نماز کے بعد دعا کی ایک مصنوعی سی کاروائی ہوتی ہے، بلند آواز سے کچھ کلمات پڑھے جاتے ہیں جو آدابِ دعا کے خلاف ہونے کے علاوہ ان نمازیوں کی نماز میں بھی خلل انداز ہوتے ہیں جو مسبوق ہونے کی وجہ سے امام کے فارغ ہونے کے بعد اپنی باقی ماندہ نماز پوری کر رہے ہیں،

غلبہ رسوم نے اس کی برائی اور مفاسد کو ان کی نظروں سے او جھل کر دیا ہے، کسی خاص موقع پر خاص دعا پوری جماعت سے کرانا مقصود ہو ایسے موقع پر ایک آدمی کسی قدر آواز سے دعا کے الفاظ کہے اور دوسرے آمین کہیں اس کا مضائقہ نہیں، شرط یہ ہے کہ دوسروں کی نماز وعبادت میں خلل کا موجب نہ بنیں، اور ایسا کرنے کی عادت نہ ڈالیں کہ عوام یہ سمجھنے لگیں کہ دعا کرنے کا طریقہ یہی ہے جیسا کہ آج کل عام طور سے ہو رہا ہے۔''

(معارف القرآن)

اس لیے ہمیں چاہیے کہ سنجیدگی سے اس معاملے کو سمجھنے کی کوشش کریں تاکہ یہ دعا ہر قسم کے افراط و تفریط، بدعات ورسومات اور منکرات سے پاک ہو کر سنت اور شریعت کے دائرے میں آجائے اور ہمیں اللہ کی رضامندی نصیب ہو جائے۔

فرض نماز کے بعد دعا سے متعلق ایک مشاہدہ:

فرض نماز کے بعد دعا سے متعلق بندہ نے اپنی مادر علمی جامعہ دار العلوم کراچی میں بارہا یہ مشاہدہ کیا ہے کہ فرض نماز کے بعد حضرت امام صاحب کچھ ذکر و معمولات کے بعد نہایت ہی آہستہ آواز سے بلکہ چپکے چپکے دعا کرتے ہیں کہ گویا آواز بھی بمشکل سنائی دیتی ہے، گویا کہ اس دعا میں تمام تر شرعی حدود کی رعایت کی جاتی ہے، اس میں یقیناً بہت بڑا سبق ہے مساجد کے ائمہ کرام کے لیے!

جن فرائض کے بعد سنتیں ہیں ان کے بعد انفرادی دعا کا حکم:

جن فرض نمازوں کے بعد سنتیں ہیں ان میں بہتر اور مناسب یہی ہے کہ یا تو پہلے سنتیں ادا کی جائیں پھر اس کے بعد دعا کی جائے یا فرض کے بعد مختصر سی دعا کر کے سنت ادا کی جائیں پھر دل چاہے تو سنتوں کے بعد طویل دعا کرلی جائے۔(اعلاء السنن، رد المحتار، البحر، محمودیہ، کفایت المفتی، نماز کے بعد ذکر اور دعا کے فضائل واحکام)

سنتوں کے بعد دعاکا شرعی حکم:

بعض جگہ سنتوں کے بعد اجتماعی دعا کرنے کا رواج ہے کہ سنتوں سے فراغت کے بعد امام اور مقتدی مل کر اجتماعی دعا کرتے ہیں بلکہ باقاعدہ اہتمام کرتے ہیں حتی کہ اس کو لازم بھی سمجھتے ہیں تو واضح رہے کہ یہ اجتماعی دعا قرآن وسنت اور تعاملِ امت سے کسی طور ثابت نہیں، اس لیے یہ بدعت ہے جس کا ترک کرنا ضروری ہے۔
(احکامِ دعا، اعلاء السنن، النفائس المرغوبۃ فی حکم الدعا بعد المکتوبۃ)

البتہ سنتوں کے بعد انفرادی دعا کرنے میں کوئی حرج نہیں شرط یہ ہے اس میں بھی شرعی حدود کی رعایت کی جائے۔

عیدین کی نماز کے بعد دعاکا شرعی حکم:

عیدین کی نماز کے بعد بھی دعا کرنا جائز بلکہ مستحب ہے، اس میں بھی ان تمام باتوں کی رعایت کی جائے گی جو فرض نماز کے بعد دعا کرنے سے متعلق اوپر بیان ہوئیں، اس لیے اس کو بھی شرعی حدود میں رکھنا چاہیے، اس کو ضروری سمجھنا اور دعا نہ کرنے والے کو ملامت کرنا ہرگز درست نہیں، البتہ عیدین میں دعا کرتے وقت یہ واضح رہے کہ بہتر اور مناسب یہ ہے کہ خطبے کی بجائے عید کی نماز کے بعد دعا کی جائے، اسی پر حضرات اکابر کا معمول چلا آرہا ہے۔ (امداد الفتاویٰ، امداد المفتین، امداد الاحکام، فتاویٰ دار العلوم دیوبند، فتاویٰ محمودیہ)

تراویح کے بعد دُعاکا شرعی حکم:

بیس رکعات تراویح مکمل ہو جانے کے بعد بھی دعا کرنا جائز بلکہ بعض کے نزدیک مستحب ہے کیوں کہ بیس رکعات پورے ہونے پر قرآن کریم کے ایک مقررہ حصے کی تلاوت پوری ہو جاتی ہے اور تلاوت کے بعد کی گھڑی قبولیت کی گھڑی ہوتی ہے، اس لیے دعا کرنا بہتر ہے، البتہ اس میں بھی ان تمام باتوں کی رعایت کی جائے گی جو فرض نماز کے بعد دعا کرنے سے متعلق اوپر بیان ہوئیں، اس لیے اس کو بھی شرعی حدود میں رکھنا چاہیے،

اس کو ضروری سمجھنا اور دعا نہ کرنے والے کو ملامت کرنا ہرگز درست نہیں۔

(فتاویٰ دارالعلوم دیوبند، امدادالاحکام، نماز کے بعد ذکر اور دعا کے فضائل واحکام)

نمازوں کے بعد دعا کرنے سے متعلق مزید تفصیل کے لیے ملاحظہ فرمائیں:

1۔رسالۃ استحباب الدعوات عقیب الصلوات از حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمہ اللہ۔

2۔النفائس المرغوبۃ فی حکم الدعاء بعد المکتوبۃ از مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ۔

3۔احکامِ دعا از مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ۔

4۔اعلاء السنن از شیخ الاسلام حضرت علامہ ظفر احمد عثمانی رحمہ اللہ۔

5۔ فقہی رسائل از حضرت اقدس مفتی عبد الرؤف سکھروی صاحب دامت برکاتہم۔

6۔ نماز کے بعد ذکر اور دعا کے فضائل واحکام از حضرت مفتی محمد رضوان صاحب دام ظلہم۔

7۔امداد المفتین از مفتی اعظم پاکستان مفتی محمد شفیع صاحب رحمہ اللہ۔

8۔ فتاویٰ محمودیہ۔

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دارالعلوم کراچی

26 محرم الحرام 1441ھ/26 ستمبر 2019